205836-فرقہ ماتریدیہ اور اہل السنہ کے درمیان اختلاف کی کون کونسی شکلیں ہیں؟

سوال

آپ سے سلف اور فرقہ ماتریدیہ کے عقائد میں اختلاف کے متعلق جاننا چاہتا ہوں وضاحت فرمادیں، اور کیا ماتریدی عقیدہ کا حامل جنت میں جائے گا؟

پسندیدہ جواب

"ماتریدیہ"ایک بدعتی اور اہل کلام سے تعلق رکھنے والا فرقہ ہے، جوکہ ابو منصور ماتریدی کی طرف منسوب ہے، انہوں نے اسلامی عقائد اور دینی حقائق ثابت کرنے کیلئے ابتدائی طور پر معتزلی اور جہمیوں کے مقابلے میں عقلی اور کلامی دلائل پر زیادہ انحصار کیا۔

ماتریدیہ متعدد مراحل سے گزرے ہیں، اورانہیں اس نام سے اس فرقے کے مؤسس کی وفات کے بعد ہی پہچانا گیا، جیسے اشعری ابو الحسن الاشعری کی وفات کے بعد ہی مشہور ہوئے، اس فرقے کے تمام مراحل کو چار بنیادی مرحلوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے :

تاسیسی مرحلہ :

اس مرحلہ میں معتزلہ کے ساتھ انکے بہت ہی زیادہ مناظرے ہوئے، یہ مرحلہ ابو منصور ماتریدی پر قائم تھا، اسکا مکمل نام محمد بن محمد بن محمود ماتریدی سمرقندی، "ماتریدی" یہ نسبت جائے پیدائش کی طرف ہے، جوکہ ماوراء النہر کے علاقے میں سمرقند کے قریب ہی ایک محلے کا نام ہے۔

انہیں عقل کو مقدم کرنے والوں کا سُرخیل سمجھا جاتا ہے، اور شرعی نصوص اور آثار و روایات سے انکا بہت ہی کم لگاؤ تھا، جیسے کہ اکثر متکلمین اور اہل اصول کا حال رہا ہے۔

ابو منصور ماتریدی متعدد مسائل میں جہمی عقائد سے متاثر تھا، جن میں سے اہم ترین یہ ہیں : صفات خبریہ کی شرعی نصوص میں تاویل، مرجئہ کی بدعات اور اقوال کا بھی قائل تھا۔

ابو منصور، ابن کلاب (متوفی 240 ہجری) سے بھی متاثر تھا، اسی ابن کلاب نے اللہ تعالی کے بارے میں "کلام نفسی" کا عقیدہ ایجاد کیا تھا، جس سے ابو منصور بھی متاثر تھا۔

تکوینی مرحلہ :

یہ دور ماتریدی کے شاگردوں اور بعد میں اس سے متاثر ہونے والے لوگوں کا تھا، اس دور میں ماتریدیہ مستقل ایک کلامی فرقہ بن چکا تھا؛ ابتدائی طور پر سمرقند میں ظہور پذیر ہوا، اور اپنے شیخ اور امام کے افکار نشر کرنے شروع کئے، اور انکا دفاع بھی کیا، اس کے لئے انہوں نے تصانیف بھی لکھیں، یہ لوگ فروع میں امام ابو حنیفہ کے مقلد تھے، اسی لئے ماتریدی عقائد انہی علاقوں میں زیادہ منتشر ہوئے۔

اس مرحلے کے قابل ذکر افراد میں، ابو القاسم اسحاق بن محمد بن اسماعیل الحکیم سمرقندی، اور ابو محمد عبد الکریم بن موسی بن عیسی بزدوی ہیں۔

ماتریدی عقائد کیلئے اصول و قواعد اور تالیفات کا مرحلہ :

اس مرحلے میں تالیف کثرت سے ہوئی، اور ماتریدی عقائد کیلئے دلائل جمع کئے گئے، اس لئے مذہب کی بنیاد کیلئے گذشتہ تمام مراحل سے زیادہ اہم مرحلہ یہی ہے۔

اس مرحلے کے قابل ذکر علماء میں : ابو معین نسفی، اور نجم الدین عمر نسفی شامل ہیں۔

انتشار اور مذہبی پھیلاؤ کا مرحلہ :

ماتریدیہ کیلئے انتہائی اہم ترین مرحلہ ہے، کہ اس مرحلے میں ماتریدی مذہب خوب پھیلا حتی کہ اس سے زیادہ پھیلاؤ کبھی نہیں ہوا تھا؛ اسکی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے دولہ عثمانیہ کی خوب تائید کی، اسی وجہ سے ماتریدی مذہب وہاں تک پھیلا جہاں تک دولہ عثمانیہ پھیلی، چنانچہ یہ مذہب زمین کے مشرق، مغرب، عرب ممالک، غیر عرب ممالک، ہندوستان، ترکی، فارس، اور روم تک پھیل گیا۔

اس مرحلے میں متعدد کبار محققین نے اپنا نام پیدا کیا، جیسے : کمال بن ہمام۔

ماتریدی فرقہ کے پیروکار ہندوستان اور اسکے آس پاس کے مشرقی ممالک چین، بنگلہ دیش، پاکستان، اور افغانستان میں بہت زیادہ ہیں، اسی طرح اس فرقے کا پھیلاؤ ترکی، روم، فارس، اور ماوراء النہر کے علاقوں میں خوب ہوا، ابھی تک ان علاقوں میں اکثریت انہی کی ہے۔

دوسری بات :

ماتریدی اور اہل السنۃ کے مابین اختلافات کی شکلیں مندرجہ ذیل ہیں :

ماتریدیہ کے ہاں اصولِ دین (عقائد) کی ماخذ کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں :

1-الٰہیات (عقلیات) : یہ وہ مسائل ہیں جن کو ثابت کرنے کیلئے عقل بنیادی ماخذ ہے، اور نصوص شرعیہ عقل کے تابع ہیں، اس زمرے میں توحید کے تمام مسائل اور صفاتِ الٰہیہ شامل ہیں۔

2-شرعیات (سمعیات) : یہ وہ مسائل ہیں جن کے امکان کے بارے میں عقل کے ذریعے جزمی فیصلہ کیا جاسکتا ہے، لیکن اس کو ثابت یا رد کرنے کیلئے عقل کو کوئی چارہ نہیں؛ جیسے : نبوّات، عذابِ قبر، احوالِ آخرت، یاد رہے! کہ کچھ ماتریدی نبوّات کو بھی عقلیات میں شمار کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا بیان میں بالکل واضح منہج اہل السنۃ والجماعۃ کی مخالفت پائی جاتی ہے؛ اس لئے کہ اہل السنۃ کے ہاں قرآن وسنت اور اجماعِ صحابہ ہی مصادر اور مآخذ ہیں، اور دین کے تمام مسائل انہی مآخذ سے لئے جاتے ہیں، کسی مسئلہ کیلئے کوئی خاص ماخذ نہیں ہے۔

پھر انہوں نے اصولِ دین کو عقلیات، اور سمعیات دو حصوں میں تقسیم کرتے ہوئے ایک نئی بدعت ایجاد کی، یہ تقسیم ایک بے بنیاد فکر پر ہے اور وہ ہے کہ عقائد ایسے اصولوں پر مبنی ہیں جنکا عقل سے ادراک ناممکن ہے، اور نہ ہی نصوص بذاتہٖ خود ثابت کر سکتی ہیں، بلکہ عقلی دلیل سے ثابت ہونے والے امور کیلئے تائید کا کام کرتی ہیں۔

–ماتریدیہ نے بھی دیگر کلامی فرقوں معتزلہ اور اشاعرہ کی طرح معرفتِ الٰہیہ کتاب وسنت سے پہلے عقل کے ذریعے حاصل کرنے کے متعلق گفتگو کی اور اسے واجب کہہ دیا، بلکہ اسے مکلف کیلئے واجب اولی بھی قرار دیا، اس سے بڑھ کر یہاں تک کہہ دیا کہ اگر اس نے یہ نہ کیا تو اسے سزا بھی ہوگی اور اسکا کوئی بھی عذر قبول نہیں کیا جائے گا، چاہے انبیاء اور رسل کی بعثت سے پہلے ہی کیوں نہ ہو۔

یہ بات کہہ کر انہوں نے معتزلہ کی موافقت کی، حالانکہ یہ بات واضح طور پر باطل ہے، اور کتاب وسنت کے دلائل سے متصادم بھی ہے، کیونکہ کتاب وسنت ہمیں بتلاتے ہیں کہ ثواب اور عذاب شریعت کے بعد ہی ہوتا ہے، جیسے کہ فرمانِ باری تعالی ہے :

(وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً)

ترجمہ اور ہم اس وقت تک عذاب نہیں دیا کرتے جب تک اپنا رسول نہ بھیج دیں۔ الاسراء/15

اس لئے بندوں پر سب سے پہلے واجب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کو ایک مانیں، اور اسکے دین میں داخل ہوجائیں، نا کہ اس معرفت کے پیچھے بھاگتے پھریں جو اللہ تعالی نے فطرتی طور پر ساری مخلوقات کی گھُٹی میں ڈال دی ہے۔

–جبکہ ماتریدیہ کے ہاں توحید کا مفہوم یہ ہے کہ : اللہ تعالی کو ذات میں ایک سمجھا جائے، اسکا کوئی ہمسر نہیں، اور نہ ہی اسکا کوئی حصہ دار ہے، وہ اپنی صفات میں یکتا ہے، اسکا کوئی بھی شبیہ نہیں ہے، اور اپنے افعال میں اکیلا ہے، مخلوقات ایجاد کرنے میں اس کا کوئی بھی شراکت دار نہیں ہے۔

اسی لئے انہوں نے توحید کی اس قسم کو ثابت کرنے کیلئے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا، کیونکہ ان کے ہاں "الٰہ" کا مطلب : وہ ذات ہے جو پیدا کرنے کی طاقت رکھتی ہو، اس نظریے کو مضبوط کرنے کیلئے انہوں نے معتزلہ اور جہمیہ کی ایجاد کردہ عقلی اور فلسفی قیاس آرائیوں کو استعمال کیا، یہ ایسے دلائل ہیں جن کی سلف، ائمہ کرام، اور علمِ کلام و فلسفہ کے سُرخیل علماء نے تردید کی، اور یہ روزِ روشن کی طرح عیاں کردیا کہ جو انداز قرآن مجید نے بیان کیا ہے وہی صحیح ترین ہے۔

–ماتریدی اللہ تعالی کی صرف آٹھ صفات کے قائل ہیں، اگرچہ ان آٹھ کی تفصیل کے بارے میں بھی انکا آپس میں اختلاف ہے، وہ آٹھ صفات یہ ہیں : حیات، قدرت، علم، ارادہ، سماعت، بصارت، کلام اور تخلیق۔

اسکے علاوہ جتنی بھی صفاتِ خبریہ صفاتِ ذاتیہ یا فعلیہ ہیں جن پر قرآن وسنت کے دلائل موجود ہیں؛ عقل کے دائرہ کار میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے ان سب کا انہوں نے انکار کردیا، اور ان کے سب دلائل میں من مانی تاویلیں کرڈالیں۔

جبکہ اہل السنۃ والجماعۃ اسماء وصفات کے بارے میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ : تمام کی تمام صفات توقیفی ہیں، جن صفات کے بارے میں نصوص موجود ہیں ان کو بلا تشبیہ ثابت مانتے ہوئے ایمان لاتے ہیں، اور اللہ تعالی کو تمام صفاتِ ذمیمہ یا ایسی صفات جن سے مخلوق کے ساتھ مماثلت ہو ان تمام صفات سے پاک جانتے ہیں، اور تمام اسمائے حسنیٰ اور صفات کو بغیر تعطیل کے مانتے ہیں، جبکہ کیفیت اللہ کے سپرد کرتے ہیں، اور ان صفات کا معنی ومفہوم شانِ الٰہی کے مطابق بیان کرتے ہیں، اس لئے کہ انکی دلیل فرمانِ الٰہی ہے :

(لیس کمثلہ شیء وہو السمیع البصیر)

ترجمہ : کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں اور وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ الشوری/11

–ماتریدیہ کہتے ہیں کہ اللہ کی کلام حقیقت تو ہے لیکن وہ کلامِ نفسی ہے جو اللہ تعالی کی ذات کے ساتھ قائم ہے، اللہ کی کلام سُنی نہیں جا سکتی، اور جو آواز سنائی دیتی ہے وہ اصل میں قدیم نفسی صفت کی تعبیر ہوتی ہے، اسی لئے انکے ہاں لوگوں کے ہاتھوں میں لکھا ہوا قرآن مجید مخلوق ہوسکتا ہے، اور اس قول کی وجہ یہ لوگ معتزلہ سے جا ملے، اور اجماع ائمہ کی مخالفت کرڈالی، حالانکہ ائمہ کرام نے اس عقیدے کو غلط قرار دیا بلکہ قرآن مجید کو مخلوق کہنے والے کو کافر بھی کہا ہے۔

–ماتریدیہ ایمان کے بارے میں کہتے ہیں کہ : ایمان صرف دل سے تصدیق کا نام ہے، لیکن بعض لوگوں نے زبان سے اقرار کو بھی ایمان کی تعریف میں شامل کیا ہے، لیکن ایمان میں کمی زیادتی کا سب ماتریدی انکار کرتے ہیں، اور ماتریدی ایمان کے متعلق استثناء کی حرمت کے قائل ہیں، انکے ہاں ایمان اور اسلام دونوں ہی مترادف ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں، اور اس قول کی وجہ سے وہ مرجئہ سے جاملے اور اہل السنۃ والجماعۃ کی مخالفت کی اس لئے اہل السنۃ کے ہاں ایمان یہ ہے کہ :

دل سے تصدیق، زبان سے اقرار، اور اعضاء سے عمل کا نام ایمان ہے جوکہ نیکی کرنے سے بڑھتا ہے اور نافرمانی کرنے سے کم ہوتا ہے۔

–ماتریدی آخرت میں اللہ کے دیدار کو تو مانتے ہیں لیکن کس جہت میں اللہ کا دیدار ہوگا اسکا انکار کرتے ہیں، حالانکہ یہ دونوں باتیں آپس میں ٹکراتی ہیں، کہ شروع میں تو ایک چیز کو ثابت کیا ہے لیکن بعد میں اسکی حقیقت کا انکار کردیا۔

اس بارے میں مزید معلومات کیلئے، دیکھیں :

–"الموسوعۃ المیسرۃ فی الأدیان والمذاہب والأحزاب المعاصرۃ"(1/95-106)

–"الماتریدیۃ"، ماسٹر لیول کا مقالہ ہے، از باحث : احمد بن عوض اللہ لہیبی حربی۔

–"الماتریدیۃ وموقفھم من توحید الأسماء والصفات"، یہ بھی ماسٹر لیول کا مقالہ ہے، از باحث : شمس الدین افغانی سلفی

–"منہج الماتریدیۃ فی العقیدۃ" از ڈاکٹر محمد بن عبد الرحمن خمیس۔

–"الاستقامۃ" از شیخ الاسلام ابن تیمیہ

–"مجموع فتاوی ورسائل العثیمین"(3/307-308)

تیسری بات :

ماتریدی فرقہ کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں، بلکہ انکا شمار دیگر مسلمانوں میں ہوگا، اگرچہ انکے کچھ اقوال بدعتی ہیں، لیکن انکے یہ اقوال کفریہ نہیں ہیں، تو ہر حالت میں یہ لوگ دیگر مسلمانوں کی طرح ہیں :

(لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلاَ أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلاَ يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلاَ نَصِيرًا * وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلاَ يُظْلَمُونَ نَقِيرًا)

ترجمہ : (نجات کا دارومدار) نہ تمہاری آرزؤں پر ہے اور نہ اہل کتاب کی آرزؤں پر، جو بھی برے کام کرے گا اس کی سزا پائے گا اور اللہ کے سوا کسی کو اپنا حامی ومددگار نہ پائے گا* اور جو کوئی اچھے کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ وہ ایمان لانے والا ہو تو ایسے ہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرہ بھر بھی حق تلفی نہیں کی جائے گی۔ النساء/123-124

اس لئے بدعتی ہونے کے اعتبار سے ہر فرد کا حکم علیحدہ سے ہوگا، کیونکہ جن لوگوں نے تاویل کی، یا اجتہاد کیا تو ہر دو میں سے کسی کا عذر قابل قبول ہوگا، اور کچھ کو غلطی کی بنا پر مؤاخذے کا سامنا بھی کرنا پڑیگا، اور اسکا معاملہ اللہ کی مشیئت کے تحت ہوگا، چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو معاف کردے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اشاعرہ کے چند علماء کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"جو لوگ انکے بارے میں علم، صداقت، اورعدل وانصاف سے مطالعہ کرے تو اسے ان میں کچھ افراد ایسے بھی ملیں گے جنکی اسلام کیلئے قابل قدر اور گرانقدر خدمات ہیں، انہوں نے بہت سے مُلحد اور بدعتی لوگوں کا علمی رد کیا ہے، اور اہل السنۃ کی مدد بھی کی۔

لیکن انہوں نے معتزلہ سے جب یہ قاعدہ لیا کہ عقل ہی اصل ہے تو انہیں چاہئے تھا کہ وہ اسے مسترد کرتے اور اسکے لوازم کا بھی انکار کرتے لیکن ایسا نہ کرنے کی بنا پر ان سے ایسے اقوال صادر ہوئے جنہیں اہل علم نے یکسر مسترد کردیا۔

اور لوگ اسی وجہ سے ان کے بارے میں دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے :

انکے نیک کام اور جدوجہد دیکھ کر کچھ نے انکے بارے میں تعریفی کلمات کہے۔

اور کچھ نے انکی گفتگو میں بدعات اور باطل اقوال دیکھ کر انکی مذمت کرڈالی۔

جبکہ بہتر یہ تھا کہ میانہ روی اختیار کی جاتی۔

میانہ روی صرف انہیں لوگوں کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ تمام اہل علم جماعتوں کے بارے میں یہی کہا جائے گا، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اپنے تمام مؤمن بندوں سے انکی نیکیاں قبول کرے، اور انکی برائیوں سے تجاوز کرے،

(رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ)

ترجمہ : اے ہمارے پروردگار! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں'ان کے لیے ہمارے دلوں میں کدورت نہ رہنے دے۔ اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ [الحشر/10]

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تلاشِ حق کیلئے خوب محنت کی اور اس دوران کچھ معاملات میں اس سے غلطی ہو گئی تو امید ہے کہ اللہ تعالی اسکی غلطی کو معاف کردے گا، اس لئے کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی اور مؤمنین کی دعا کو قبول کیا ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے :

.{ربنا لا تؤاخذنا إن نسينا أو أخطأنا}.

ترجمہ : اے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے بھول چوک اور غلطی ہو جائے تو اس پر گرفت نہ کرنا (البقرۃ : 286)

اور جس شخص نے اپنے وہم گمان پر اعتماد کرتے ہوئے مخالفت کرنے والے پر زبان درازی کی، حالانکہ مخالفت کرنے والے نے اجتہاد کیا تھا اور اسی کو درست سمجھتے ہوئے اسکا قائل ہوا لیکن حقیقت میں وہ غلطی پر تھا، تو زبان درازی کرنے والے کو بھی اسی زبان درازی یا اس سے بھی سخت کلمات کا سامنا ہو سکتا ہے، کیونکہ نور نبوت اور رسالت والا دور گزر چکا ہے چونکہ انہی کی وجہ سے ہدایت اور راہنمائی ملتی تھی اور دلوں سے شک وشبہات زائل ہوجاتے تھے، چنانچہ متاخرین میں کثرت سے شبہات اور اختلافات پیدا ہوئے اور بہت ہی کم لوگ ایسے ملیں گے جو غلطی سے بچ پائے ہوں۔۔۔" انتہی

"درء تعارض العقل والنقل" (2/102-103)

واللہ اعلم.